

سوال نمبر 2 - آخرت کے عقیدے کی وضاحت
کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت
پر تبصرہ کریں؟

عقیدہ آخرت

عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی
مخالفوں میں سے ایک ہے عقیدہ آخرت
کا مطلب یہ ہے کہ موت دنیا کے خاتمہ کی
نشانی نہیں، بلکہ انسان کی اصل زندگی
اللہ تعالیٰ کے پاس، قیامت اور جنت یا دوزخ
میں شروع ہوتی ہوگی۔ یہ ایک ماضی ہوئے
دنیوی زندگی ہوگی
اسلامی تعلیمات کے مطابق:

1 دنیا کے بعد بھی زندگی جاری ہے۔ انسان کی
موت کے بعد اس کی روح جسم سے جدا
ہو جائے گی۔

2 قیامت کے دن تمام انسان دوبارہ زندہ ہو
جائیں گے اور حساب کتاب کا معاملہ ہوگا۔

3 دنیا خالی ہے آخرت دائمی ہے۔

4 عقیدہ آخرت انسان کو برے کاموں
سے اجتناب اور نیکی سے رغبت کا درس
دیتا ہے۔

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ"

(آل عمران: 185)

ہر جان موت کا ذائقہ چکھے گی اور ہم
ہی طرف تم لوٹ کر آؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ فرمایا:

دنیا کی زائل ہونے والی نعمتوں کا زبانا

ذکر کرو (مجمع مسلم)

قرآن مجید کی رو سے دلائل:-

مردہ زمین کے حوالے سے دلیل (۱)

سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
وَاللَّهُ أَنَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ قَاءً حَيًّا بِهِ الْهَادِثُ يَفْو
يُؤْتِيهَا (النحل: ۱۱۵)

ترجمہ۔ اور اللہ نے آسمان سے زمین پر پانی اتارا
لہذا اس کے وہ زمین مردہ ہو چکی تھی۔

نیز سے بیداری پر دلیل (۲)

سورہ زمر میں ارشاد فرمایا ہے
وَاللَّهُ يَتَوَقَّى الْإِنْفُسَ حِينَ قَمُوتِهَا وَآلَتِي كَحْم
تَمُوتُ فِي هُنَا فَهِيَ قَبْرُهَا وَآلَتِي تَهْفَى عَلَيْهَا
الْمَوْتِ (الزمر: ۴۲)

اللہ اپنے قبضے میں لے لیتا ہے جن پر موت کا
قبضہ ہوتا ہے۔ اور دوسری ارواحوں کو ایک
مقرر وقت کے بعد جھوڑ دیتا ہے۔

(۱۰۰) فطرت انسانی سے عقیدہ آخرت پر دلیل

انسانی فطرت ظلم، عدل اور نفرت سے بھری ہوئی ہے۔ بعض اوقات وہ غلطی بھی کرتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فطرتاً ایسا ہے جو دوسرے کی چوری تو کرتا ہے لیکن خود چاہتا ہے کہ اس کا مال محفوظ رہے۔ وہ دوسرے کو قتل کرتا ہے لیکن اپنے لیے اسے سزا پسند کرتا ہے۔ انسان اپنی فطرت میں نیک اور بد کو برابر نہیں سمجھتا۔ جیسے انسان نیک اور بد کو برابر نہیں سمجھتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی انسانوں کو ایک جیسا نہیں سمجھتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے مفسرین کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

أَفَنُتْلِجُكُمْ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ عِلْمٍ - (القصص: 35)

ترجمہ: کیا ہم فرشتہ داروں کو عجز موموں کے برابر کر دیں گے؟

(۱۰۱) مستقبل کی آرزو کے حوالے سے آخرت کی دلیل

نباتات جمادات وغیرہ کے اندر کوئی آرزو نہیں ہے۔ انسان اپنے اندر بے شمار خواہشات رکھتا ہے جن کا اس دنیا میں پورا ہونا ناممکن ہے لہذا ایک ایسا جہاں ہونا چاہیے جہاں اس کی خواہشات پوری ہو سکیں۔

(۵) کائنات اضداد پر قائم ہے دلیل

جیسے ملک اور مملکت، روح و جسم، طبیعت و ارادہ آدیں، بریل کمر ایک جان کی حیثیت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کے ساتھ ساتھ ایک مجموعی شکل اختیار کرتی ہے۔

3۔ انسان کی انفرادی زندگی۔

3۔ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اہمیت۔

اگر انسان کو عمر نے کے بعد زندہ پونے اور حساب دینے پر یقین ہو تو وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ ناقص سال بونے سے گریز کرتا ہے اور معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہوتا ہے۔ انسان کے اندر عقیدہ آخرت کو مستحکم طریقے سے موجود ہو تو اس کی زندگی مثالی بن جاتی ہے۔ اس کی زندگی میں اہمیت مندرجہ ذیل چیزوں سے اندازہ لگائی جاسکتی ہے۔

۱۔ دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرنے والے کا دنیوی زندگی کے بارے نقطہ نظر بہت وسیع اور واضح ہو جاتا ہے، اور وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لیے مثالی ہدایت بناتا ہے۔

مَا قَلَّتْ الْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ إِلَّا لِيُقْبَلُوا

(الذريت: 56)

اور میں نے جن انسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے

۲ موت کا احساس

عقیدہ آخرت پر خوف رکھنے والے موت سے
خوفزدہ نہیں ہوتے کیونکہ انہیں یقین ہوتا
ہے کہ

موت تجدیدِ زندگی کا نام ہے۔
خواب کے بعد بیداری کا نام ہے

۳ ذمہ داری کا احساس

عقیدہ آخرت کا غیر ذمہ دار منکر ہو جاتا
ہے عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہونا
ہے۔ اس نیک اور بدی کی پروا نہیں رہتی۔ اس کے
مقابل عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا اپنے
ہر قول و فعل کا خیال رکھتا ہے۔
الدُّنْيَا مِرْأَةٌ الْآخِرَةِ
ترجمہ دنیا آخرت کی کھینچ ہے۔

۴ آخرت کو ترجیح

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا انسان ہر
کام میں آخرت کو مد نظر رکھتا ہے۔

وَأَمْلَهُمْ أَنْتُمْ مُسْلِقُونَ
اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حافر ہوتا ہے۔

۵

جذبہ ضمیر کا فروغ

۵

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان جذبہ ضمیر کا
بیکر بنو جاتا ہے۔ اور اپنے ہر عمل سے آخرت کی
تھلک دیکھتا ہے۔

شجاعت کا فروغ

۶

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے غیر اللہ کو
نکال دیتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کو
اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کا خوف دل سے
نکل جاتا ہے۔

”ہے ایک سچا جس کو تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سچوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات“

صبر و تحمل کا فروغ

۷

عقیدہ آخرت انسان کو صبر و تحمل سے سزا کر
دیتی ہے۔ دنیاوی اقدار اور ہر فعل میں
صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور سادہ باری نکال
ہے۔

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِلَىٰ إِلَهِهِ رَاجِعُونَ
”جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ

ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اس کی طرف لوٹ
کر جانا ہے۔ (البقرہ: ۱۵۶)

۱۔ بامقصد زندگی

درحقیقت اکثر ہر ایمان انسان کو بامقصد بنا دیتی
ہے۔ وہ خود اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاتا ہے
اور دوسرے بھی اسے فائدہ پاتے ہیں۔ وہ
معاشرے اور قوم کی ترقی اور فوٹھالی کا اہم
فرد بن کر ابھرتا ہے۔

۹۔ اصلاح نفس

عقیدہ اکثریت سے انسان اپنے نفس کی اصلاح
کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے نیک کاموں کی
طرف رغبت اور لڑائی سے نجات ملتی ہے۔

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ جہاں ہر جسم ہے وہاں وہاں اختیار
اور منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف
ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن اکثریت میں اس کا انصاف
مکمل نہیں ہوگا۔ اکثریت میں کسی کے پاس
اللہ کے حکیم ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔
یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور بدلے
کی جگہ ہے۔ ضرورتاً اس امر کی ہے کہ

انسان کام کرنے کے کسی زندگی پر نہ صرف
امتنقاد ہی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل
سے یقین ظاہر ہو۔ یقیناً اس سے اللہ کی رحمتیں ہر
اچھے اعمال کو فروغ ملے گا۔

سوال نمبر ۶۔ اسلامی سیاسی نظام کا مقصد ایک عادل
رہبانیت اور معاشرہ قائم کرنا ہے۔ وضاحت کریں؟

۱ تعارف

اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا
ہے، "ان جبب معاملات میں مسلمانوں سے
مشورہ کیجیے" اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت
اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ انسان دنیا میں اللہ تعالیٰ
کا نائب ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام اپنے
وہابیہ پر مبنی ہے۔ اصول کے اعتبار سے
چار اہم اصول ہیں۔ جن کی طرف اقبال
کہتے ہیں۔

سب سے پہلا اصول عدالت کا شہادت کا

سنا جائے گا جو سے تمام دنیا کی امامت کا

جہاں تک صغریٰ جہدیت کا تعلق ہے تو

یہ اسلام کے نظام خلافت کے اصولوں کے

خلاف ہے تو کہیں زیادہ مطابقت بھی

رکھتی ہے۔ صغریٰ تہذیب میں امتداد

ماسر چشمہ عوامی ہے۔ جبکہ اسلام میں
 اقتدار اعلیٰ ماسر چشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات
 اقدس ہے۔ صفری جمہوری نظام میں پارلیمنٹ
 کوئی بھی قانون سازی کر سکتی ہے۔ لیکن
 اسلامی نظام میں فیصلے امدت تر امیم قرآن،
 سنت امدت شریعت کی رو سے ہوتے
 ہیں۔ پاکستان ایک جمہوری ریاست نہیں لیکن
 ایک اسلامی ریاست ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے
 کہ اس کے سیاسی نظام کو ریاست مدینہ کے
 اصولوں پر گامزن کیا جائے۔

2. اقتدار اعلیٰ کا تصور

اسلام کے سیاسی نظام میں حقیقی اقتدار اعلیٰ
 اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مالک
 و خالق ہے۔ وہی سجدے کے لائق ہے اور
 تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں۔ اس
 حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
 وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَسْتَرْفِعُ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ (المائدہ: ۷۵)
 ترجمہ: اور کون ہے جو اللہ سے بہتر ضمیمہ کرے۔
 اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ یہ تصور
 صفری جمہوریت کی نفی کرتا ہے۔ کہ جس میں
 اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس ہوتا ہے۔ اور
 ادارے عوام کو جوابدہ ہوتے ہیں۔ یہ سراسر

اسلامی قانون کے خلاف ہے، ائمہ اعلیٰ کی
 مزید تشریح امریکہ کے اعلان آزادی (۱۷۷۶)
 اور امریکی انقلاب فرانس (۱۷۸۹) کے بعد فرانسیسی
 آئین کے ذریعے ہوئی۔ اس کے حوالہ درج ذیل

ہے۔
 "اقتدار اعلیٰ یکتا اور ناقابل تقسیم ہے یہ قوم کی ملکیت
 ہے اور کوئی گروہ اسے اپنے ساتھ منسوب نہیں
 کر سکتا"

سولہویں صدی میں جب یونانی افکار کا مغرب
 میں اصرار ہوا تو یہی فلسفہ یورپی نشاۃ ثانیہ
 کا روح رواں بنا۔ نشاۃ ثانیہ کا مرکز انسان
 تھا۔ اس فلسفے نے انسان کے وجود میں اس کے
 مقام کا نئے سرے سے تعین کیا۔ اندرونی میل
 نفس اس کو یوں بیان کیا

"نشاۃ ثانیہ کے سارے میں انسان خدا کے مقابلے
 میں زیادہ اہم قرار پایا اور آدمی کے اپنے ہم جنسوں
 سے تعلقات زیادہ اہم ہو گئے"

مع انسان اللہ کا نائب

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو نائب بنا کر
 بھیجا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں
 اس کے جو اصطلاح استعمال ہوتی ہے وہ
 "خلیفہ" کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک

میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَدَمِ خَلِیْفَةً
اور میں زمین میں انسان بنانے والا ہوں

(البقرہ: 35)

درج بالا آیت کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں
پہلے انسان کی بعثت کا بیان ہے وہاں ہر اس
کے مقام کا تعین بھی ہے اس کو سید مودودی
یہ رقم طراز کرتے ہیں:

”خلیفہ: وہ کسی کی جگہ میں اس کے تقویٰ اور
اختیار سے اس کے نائب کی حیثیت سے استعمال
کرتے۔ خلیفہ صائب نہیں ہوتا بلکہ اصل کا نائب
ہوتا ہے۔ اس کے اختیارات ذاتی ہیں بلکہ صائب
کی طرف سے تقویٰ اور شہادت ہے۔ وہ اپنی منشاء
کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا کام صائب
کی منشاء کو پورا کرنا ہے اگر وہ خود کو صائب سمجھے
بیٹھے یا صائب کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو
بہ غداری اور بغاوت کے افعال ہوں گے۔“

(مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن)

خلیفہ اور خلافت اس حدیث سے بھی ساقط ہے
”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ
اور اے ایمان والو!“

”اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا
ہے۔ پس لوگوں کے درمیان سچائی کا

4 قرآن و سنت کی خلاف ورزی کی مخالفت

اسلامی سیاسی نظام میں قرآن و سنت کے مطابق اصول وضع ہوتے ہیں۔ اور قرآن و سنت کی خلاف ورزی سختی سے ممنوع ہوتی ہے، صدر جمہوری نظام نے عوامی نمائندگان کو پارلیمنٹ میں دستور سازی کا اختیار دیا ہے۔ دستور عوامی فلاح و بہبود اسلام کے عالم کردہ معاشی کے بنیادی فلسفہ ہیں۔ اسلامی معاشرہ وہ مقام پہنچا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور مسطور نے جو نفس ہمدی قبل مسیح میں عالمی اہل دفعہ قانون (اور ریاست کا فرقہ واضح کیا تھا۔

5 مجلس مشاورت

اسلام کے سیاسی نظام میں مشاورت کی خصوصیت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران: 159)

اور اپنے تمام کاموں میں (اللہ تعالیٰ سے مشورہ کیا کریں)

ذکر مختصر (احمد علی کے بقول)

قرآن کریم نے بادشاہوں کے ذکر میں ایسے ادارے یا مجالس "مجلس" کے نام سے

باد کیا ہے۔ ایران کی قدیم سلطنت میں اس
 کا نام "جلس بزرگان" اور یونان میں "جلس
 دینے والا" کے نام سے اس کا وجود ملتا ہے بار سینکڑ
 دراصل عوامی نمائندگان ہوتے جس کا ارتقاء
 پارلیمنٹ بن گیا ہوا۔ ہندوستان میں بھی بات نمائندگان
 کو منتخب کیا جاتا ہے۔
 اقبال میں بارے میں کہتے ہیں۔

سرورِ زیبا فقط اس ذات ہے پھنا کوئی
 حکمران ہے اک ہی باقی بیان آ زری

6 خلیفہ کے انتخاب میں ووٹ کی اہمیت۔

ایک اور بڑا فرق انتخابی اداروں اور منتخب
 نمائندگان، دونوں کی شرائط کے بارے میں ہے
 اسلام سیاسی نظام میں ووٹ دینے کا اہل کون ہو گا؟
 مغربی جمہوری نظام میں ووٹ کا اہل وہ ہے جو
 بالغ ہے جبکہ اسلام میں وہ جو صحیح رائے رکھتا ہے
 مذہب ذیل انتخابی اشخاص میں اقبال نے اس کی وضاحت
 کی ہے۔

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
 ہندوں کو گنا کرتے ہیں تو انہیں کرتے

گر ہزار طرز جمہوری، علامہ دختہ کا ہے
 کہ اگر صفر دو حد فر فکر انسانے نما آید

اسلام کا تصور امر بالمعروف نہی منکر
اسلامی سیاسی نظام میں حکمرانوں کی ذمہ داری
یہ کہ وہ چار چیزوں کو نافذ کریں
نماز قائم
زکوٰۃ

نیکی کا حکم
برائی کی ممانعت
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
ترجمہ اور ہم زمین میں اقتدار بخش ہو
نماز قائم کریں گے اور منکر سے منع کریں گے۔

خلاصہ بحث

اسلام کا سیاسی نظام انسانیت کی فلاح و بہبود
اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ترجیح دیتا ہے جب
اس نفاذ کو پاکستان میں عمل میں لایا جاتا ہے
تو مغربی نظریہ سیکولر حکمرانی، میں نظر آتا
ہے مشترکہ گروہوں اور تقسیم غالب جماعتیں
اسلام کے قانون پر عملدرآمد سے ظاہر ہیں، یہی
روابطہ مکالمہ کا فروغ ایک دوسرے کا احترام اسلام
کے سیاسی نظام کے نفاذ میں اہم ثابت ہوئے ہیں